۲۰۔ بابِ حج

جب صاحبِ استطاعت ہو جاؤ تو حج و عمرہ ادا کرنے میں جلدی کرو۔ ان کی ادائی میں تاخیر نہ کرو ہو سکتا ہے کہ بعد میں تم انہیں ادا کرنے کے قابل نہ رہو یا انتقال کر جاؤ جبکہ یہ واجب اب بھی تمہارے ذمہ ہوں۔ اس صورت میں تم گناہ گار ٹھہرو گے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ، فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا

ترجمہ: ''جس شخص کو حج کرنے سے نہ کوئی ظاہری حاجت مانع تھی، نہ جابر حکمران اور نہ بیماری کا عذر تھا، تو اسے اختیار ہے کہ خواہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔''

اگر استطاعت ہو تو دیگر نفلی عبادات کی طرح نفلی حج و عمرہ بھی ادا کیا کرو۔ وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: 'جس بندے کو میں نے صحت مند جسم عطا کیا، جسے میں نے کثیر دولت سے نوازا اور وہ پانچ سال تک میرے پاس نہ آیا تو وہ بُرا بندہ ہے۔' جب تم حج پر جانے کا ارادہ کر لو تو اس کے واجب اور سنت ارکان اور متعلقہ اذکار اور دعاؤں کو سیکھو۔

تمہیں یہ بھی سیکھنا چاہئے کہ قبلہ کی سمت کا تعین کیسے کیا جاتا ہے، سفر کے دوران دی جانے والی رخصتیں (رعائتیں) کیا ہیں اور اس کے آداب کیا ہیں اور اس میں کون سی دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔

حج اور تجارت کو ایک ساتھ کرنے کا قصد نہ کرو۔ اس سفر کے لئے اپنے پاس محض استعمال کی ضروری دنیاوی اشیائہی رکھو۔ اگر تجارت ناگزیر ہو جائے تو ان چیزوں سے بہر حال اجتناب کرو جو مناسکِ حج کی بجا طور پر ادائی اور شعائراللہ کی تعظیم میں حارج ہو سکتی ہیں۔

تمہیں روضۂ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے بھی لازمی طور پر جانا چاہئے کیونکہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی آپ ﷺ کی زیارت کے لئے جانا ایسے ہی ہے جیسے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں زیارت کرنے جاناتھا۔ آپ ﷺ دیگر تمام ابنیائعلیہ السلام کی طرح اپنے مرقد مبارک میں حیات ہیں۔ حجِ بیت اللہ کے لئے جانا اور اللہ کے حبیب ﷺ کی زیارت کو بلا عذر ترک کرنا سخت گستاخی ہے۔ جان لو کہ اگر تم دنیا کے کسی دور دراز شہر سے سر کے بل چلتے ہوئے روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کو پہنچو تو (یقین مانو) کہ تم نے ابھی ہدایت کی اس نعمت کا شکر ادا کرنے کا آغاز بھی نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے وسیلہ سے تمہیں عطا کی ہے۔

جب تم کوئی نتیجہ خیز کام کرنا چاہو جیسے سفر یا شادی وغیرہ تو اپنے کسی ایسے دینی بھائی سے مشورہ کرلو جس کے علم اور دیانت پر تمہیں اعتماد ہو۔ اگر اس کا مشورہ بھی وہی ہو جو تم سوچ رہے ہو تو اس نیّت کے ساتھ دو رکعت نمازِ استخارہ ادا کرو اور اس کے بعد دعائے استخارہ پڑھو۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

’جس نے استخارہ کیا وہ ناکامی سے دور رہا، جس نے مشورہ کیا وہ ندامت سے محفوظ رہا۔‘

اگر تم اللہ کے نام کی نذر مانو، چاہے وہ نماز کی صورت میں ہو یا صدقہ کی شکل میں، تو اسے فوری پورا کرنے کی کوشش کرو۔ نذر ماننے کو بہ طور عادت نہ اپناؤ کہ شیطان تمہیں اس کی لالچ میں مبتلا کر کے بہکا سکتا ہے۔

اگر تم کچھ کرنے کی قسم کھاؤ اور پھر تمہیں معلوم ہو کہ ایسا کرنا بہتر نہیں یا معاملہ اس کے برعکس ہو تو وہ کرو جو اس صورت میں بہترین ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اپنے گمان کی بنیاد پر قسمیں اٹھانے سے خبردار رہو چاہے یہ گمانِ غالب ہی کیوں نہ ہو چہ جائیکہ کہ وہم یا شک۔

اگر تم اپنی قسم کے نتیجہ میں کسی بھائی کا مال ناجائز طور پر حاصل کر لو تو تم پر لازم ہے کہ اس کا مال لوٹا دو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔ قسم توڑنے کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے مہیا کرنا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اور اگر ان میں سے کچھ نہ کر سکو تو تین دن روزے رکھو۔

جھوٹی قسمیں نہ کھاؤ کہ یہ گھروں کو تباہ کرتی ہیں اور ایسی قسمیں کھانے والوں کو نارِ جہنم میں دھکیل دیتی ہیں۔

جھوٹی شہادت دینے سے خبردار رہو کیونکہ یہ گناہِ کبیرہ ہے اور حضور ﷺ نے اسے شرک کے قریب قرار دیا ہے۔ اگر گواہی دینے سے گریز ایک بڑا گناہ ہے تو جان بوجھ کر جھوٹی گواہی دینا کیسا ہوگا؟ ہم ندامت سے پہلے ہی اللہ سے عافیت اور سلامتی کے طلب گار ہیں۔